وسطی ایشیا کے حجاج

۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۲ء کے درمیان سابق سوویت یونین کے وسیع خطّے سے تقریباً دس ہزار مسلمانوں نے فریضۂ حج ادا کیا ہے۔ جن لوگوں نے عُمرے کی سعادت حاصل کی ہے، وہ اس پر مستزاد ہیں۔ مسلمان اکثر اپنی سرکاری یا ذاتی حیثیت میں سعودی عرب یا مشرقِ وسطیٰ جاتے ہوئے یہ سعادت حاصل کرتے ہیں، سوویت دور میں یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا۔ حکومت کے زیرِ سرپرستی معدودے چند افراد فریضۂ حج ادا کرتے تھے۔ طویل کمیونسٹ دور کے بعد سابق سوویت مسلمانوں کو خوش آمدید کہنے کے لیے سعودی حکومت نے خصوصی انتظامات کیے ہیں۔

سوویت یونین کی ٹوٹ پھوٹ پر پندرہ آزاد جمہوریتوں کی تشکیل سے اس خطّے میں حج کے حوالے سے تاریخ کا نیا باب کُھلا ہے۔ نئی صورت حال میں آنے والے ہر حاجی کی جداگانہ شناخت ہے، مثلاً کوئی تاتار ہے، کوئی قازق اور کوئی ازبک۔ گزشتہ سال ہر جمہوریہ نے حج کے انتظامات خود کیے تھے۔ تاہم زرِ مبادلہ اور معاشی بحران کے باعث تمام حاجیوں کو مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ بہت سے حاجی بلیک مارکیٹ کے توسّط سے زرِ مبادلہ حاصل کرتے ہیں جو نہایت تکلیف دہ عمل ہے۔ آج جب سابق سوویت یونین (بشمول مسلمِ وسطی ایشیا) کے ہر حصے کے اکثر لوگوں کا خواب ہے کہ وہ کسی طرح ریاست ہائے متحدہ امریکہ، جرمنی یا کسی دوسرے امیر ملک میں پہنچ جائیں، مگر بہت سے مسلمانوں کا خواب مادی نہیں روحانی ہے۔ وہ زندگی میں کم از کم ایک بار بیت اللہ کے حج اور مدینہ میں اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کے روضے کی زیارت کے مشتاق ہیں۔ وہ نبی ﷺ کے شہر میں حاضری دینا چاہتے ہیں جہاں وہ رہے، انہوں نے جدوجہد کی، ایک اسلامی ریاست قائم کی اور بنی نوع انسان کے لیے ایک عالم گیر طرزِ زندگی پیش کیا۔

اس سال توقع تھی کہ سابق سوویت یونین سے دس سے بارہ ہزار افراد فریضۂ حج ادا کریں گے مگر سب سفرِ حج پر روانہ نہ ہو سکے۔ (الف) اخراجات ۷۰۰ سے ۹۰۰ امریکی ڈالر کے درمیان تھے اور یہ رقم بہت سے مسلمانوں کے لیے ناقابل برداشت تھی۔ اس سال سعودی حکومت نے ماضی کی روایت کے برعکس مالی امداد نہیں دی۔ (ب) بعض مقامی حکومتوں کی عدمِ دلچسپی اور جنگ کے سبب حج کے مناسب انتظامات نہیں تھے۔ (ج) قفقاز میں جنگ اور نقل و حمل کی تکلیفات نے مسائل میں مزید اضافہ کر دیا تھا

جب کہ گزشتہ برسوں میں بہت سے حاجیوں نے قفقاز کے راستے سڑک سے سفر کیا تھا۔ ان مسائل کے باعث حج کا ارادہ رکھنے والے بہت سے لوگوں کو راستے سے واپس جانا پڑا۔

اندرونِ ملک میں پیش آمدہ مسائل سے قطع نظر، ان حاجیوں کو دورانِ حج میں ترجمانوں کی کمی کے باعث مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان میں سے اکثر مراسمِ حج کے بارے میں بہت کم جانتے ہیں۔ حج کے منتظمین ضروری انتظامات کے لیے بارہا سعودی عرب جاتے ہیں، مگر مشکلات پھر بھی موجود رہتی ہیں۔ اس بات کا اظہار کر دینا ضروری ہے کہ جہاں غیر ملکی مسلمان طالب علم اور متعدّد تنظیمیں حاجیوں کی مدد کرتی ہیں، وہیں حجاج اپنی اپنی حکومتوں اور سعودی عرب سے مزید توجہ کی توقع رکھتے ہیں۔

بعض مقامی حکومتوں، مثال کے طور پر تاتارستان اور قازقستان نے حاجیوں کے لیے مثبت روّیے کا اظہار کیا ہے۔ مفتی تاتارستان جناب عبداللہ علی اللہ کے بقول تاتارستان کے صدر نے تین سو تاتارستانی حاجیوں کے لیے سرکاری خزانے سے اسی ہزار امریکی ڈالر مہیّا کیے ہیں اور یہ سارے سابق سوویت یونین میں اپنی طرز کی واحد مثال ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ صدر قازقستان نے حج کی تیاری کے مختلف مراحل، نقل و حمل اور سعودی عرب میں رہائش وغیرہ کے بارے میں حاجیوں سے تعاون کیا ہے۔ قازقستان سے اس سال بھی تین سو حاجیوں نے فریضۂ حج ادا کیا ہے۔ ان سب کو مقدّس سفر پر جاتے ہوئے صدر جمہوریہ نے رخصت کیا تھا۔ غیر مصدّقہ اطلاعات کے مطابق ازبکستان اور تاجکستان سے بعض مسلمانوں کو نامعلوم وجوہ کے تحت سفرِ حج کی اجازت نہیں دی گئی، تاہم یہ امر مصدّقہ ہے کہ ان جمہوریتوں میں اسلامی کاموں کی سخت نگرانی کی جا رہی ہے۔

سابق سوویت یونین کے مسلمانوں کے لیے اہم ترین سوال یہ ہے کہ فریضۂ حج کی ادائیگی سے ان کی زندگی کس قدر اسلام کے قریب آ گئی ہے؟ بلاشبہ اس کا انحصار ہر انسان کی شخصیت اور اس کی آگاہی پر ہے۔ اکثریت نے فریضۂ حج کو مفید پایا ہے اور اسلامی طور پر یہ ان کی بالیدگی کا باعث بنا ہے۔ لیکن مختصر سی اقلیّت کے لیے حج کے وہ اثرات مرتّب نہیں ہو سکے جن کی توقع تھی۔ حاجیوں کے ساتھ تبادلۂ خیالات کرنے سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ حج احیائے اسلام کی جانب ایک بڑا قدم ہے اور ان کی زندگی میں اہم موقع ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ انہیں اس فریضہ کی قدر و قیمت سے آگاہ ہونا چاہیے اور مسلم اُمّت کے تصوّر کو عملی جامہ پہنانے کے لیے موقع سے استفادہ کرنا چاہیے۔ کافی عرصے سے سابق سوویت یونین کے مسلمان مسلم دنیا کے بارے میں جاننے اور دوسرے خطّوں کے مسلمان بھائیوں سے تبادلۂ خیال کرنے سے محروم تھے، بلاشبہ حج نے انہیں یہ موقع فراہم کیا ہے۔ ["سنٹرل ایشیا بریف" - لیسٹر، شمارہ ۴ (۱۹۹۳ء)]